ام المؤمنین حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

۲۵۳	مختصر تعارف	۲۰۶
۲۵۴	حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا تعارف	۲۰۷
۲۵۵	روئے زمین پر خوش نصیب عورت	۲۰۸
۲۵۶	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح	۲۰۹
۲۵۷	اونٹ اور اس کا سوار، اللہ اور اس کے رسول کی یاد میں ہیں	۲۰۹
۲۵۸	حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی خوش نصیبی	۲۱۱
۲۵۹	حویطب کی گستاخی	۲۱۱

۲۶۰	حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا منہ توڑ جواب	۲۱۲
۲۶۱	حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی	۲۱۲
۲۶۲	''سرِف'' میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا شرف	۲۱۳
۲۶۳	اشاعتِ علم	۲۱۳
۲۶۴	سنت کی خلاف ورزی کی وجہ سے ابنِ عباس کو تنبیہ	۲۱۴
۲۶۵	فضائل و اعزاز	۲۱۴
۲۶۶	حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی بیماری	۲۱۵
۲۶۷	جنازے کو زیادہ حرکت نہ دی جاوے	۲۱۶

مختصر تعارف

نام: میمونہ (برّہ)۔

والد کا نام: حارث بن حزن۔

والدہ کا نام: ہند بنت عوف۔

پیدائش: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی بنائے جانے سے ۷ سال پہلے۔

پیدائش کی جگہ: مکہ مکرمہ۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح: ۷ سنہ ھ میں، ۳۷ سال کی عمر میں۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ رہنے کی مدت: تقریباً تین سال۔

وفات: ۵۱ سنہ ھ میں۔

دفن: مکہ سے قریب مقامِ سرف میں۔

کل عمر مبارک: تقریباً ۷۱ سال۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا، مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَامُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَاھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَشَفِیْعَنَا وَحَبِیْبَنَا وَاِمَامَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ وَاَھْلِ طَاعَتِہٖ، وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْراً کَثِیْراً، اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِہِمْ وَاَزْوَاجُہٗٓ اُمَّھٰتُہُمْ. (الاحزاب)

ترجمہ: نبی ایمان والوں کے ساتھ (خود) ان کی جان (اور ذات) سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور اس (نبی) کی بیویاں ان (ایمان والوں) کی مائیں ہیں (یعنی تعظیم وتکریم میں ماؤں کی طرح ہیں)۔ (از: تیسیر القرآن)

حضرت نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک پاک بیوی کا نام ''حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا'' ہے۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا مختصر تعارف

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا، ان کا نام بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''برّہ'' سے بدل کر ''میمونہ'' رکھا۔

''میمونہ'' کا معنی ہے: برکت والی عورت۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ام المومنین حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ عنہا کی ماں شریک بہن تھیں، نیز وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سب سے آخری بیوی ہیں، ان کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے کسی عورت سے نکاح نہیں فرمایا۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے والد کا نام بھی حارث تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کتنا زیادہ خوش نصیب بنایا کہ آپ کے دو خسروں کا نام ''حارث'' تھا۔

روئے زمین پر خوش نصیب عورت

ان کی والدہ کا نام ''ہند'' تھا۔

ان رضی اللہ عنہا کی والدہ؛ ''ہند'' کو ایک ایسا عظیم شرف حاصل تھا، جو پورے عرب؛ بلکہ پوری زمین پر کسی اور خاتون کو حاصل نہ تھا، جس کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

اَکْرَمُ عَجُوْزٍ فِي الْاَرْضِ اَصْهَارًا.

ترجمہ: ہند بنتِ عوف پوری روئے زمین پر اپنے دامادوں کے لحاظ سے سب سے زیادہ خوش قسمت عورت ہے۔

کیوں کہ ان کے دامادوں میں ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکت ہیں، پھر انبیا کے بعد اِس دھرتی کی سب سے افضل ہستی: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی ان کے داماد ہیں، اسی طرح متعدد جلیل القدر صحابہ؛ جیسے: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ بھی ان کے دامادوں میں شمار ہوتے ہیں۔ (از: گلدستۂ اہلِ بیت: ۱۲۰)

بہر حال! ہجرت کے ساتویں سال جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمرے کی قضا کے لیے تشریف لے گئے، اس وقت حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادی ہوئی تھی، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آنے سے قبل دو شوہروں سے بیوہ ہو چکی تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح

ذی القعدہ ۶ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ عمرہ کے لیے تشریف لے گئے تھے، مکہ مکرمہ پہنچنے سے پہلے ہی حدیبیہ کے مقام پر آپ کو روک لیا گیا تھا اور صلحِ حدیبیہ وجود میں آئی تھی، اِس صلح نامہ میں ایک بات یہ بھی تھی کہ ابھی آپ عمرہ کیے بغیر واپس چلے جائیں اور آئندہ سال عمرہ کے لیے آسکتے ہیں اور صرف تین دن مکہ مکرمہ میں قیام کی اجازت ہوگی۔

اِس صلح نامے کے بعد آپ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مدینہ واپس تشریف لے آئے، اگلے سال ۷ھ کے شروع میں ''غزوۂ خیبر'' ہوا، پھر اِسی سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذی القعدہ ۷ھ میں ''عمرۃ القضا'' کے لیے اپنے جاں نثار صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ روانہ ہوئے، جب آپ ''مقامِ یاجج'' پر پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس اپنے نکاح کا پیغام دے کر بھیجا، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بہنوئی تھے، اِس طرح کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی ماں شریک بہن: ''حضرت اسماء بنتِ عمیس رضی اللہ عنہا'' حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھی، حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا اس وقت مکہ مکرمہ میں مقیم تھیں، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے جا کر حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو نکاح کا پیغام پہنچایا۔

اونٹ اور اس کا سوار، اللہ اور اس کے رسول کی یاد میں ہیں

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جانب سے انھیں نکاح کا پیغام پہنچا، تو اس وقت وہ اونٹ پر سوار تھیں، اس وقت انھوں نے خوشی سے کہا: ''اونٹ اور اس کا سوار، ان کے

اللہ اور ان کے رسول کی یاد میں ہیں‘‘۔(انساب الاشراف ج ۱ ص ۴۴۶ ط دار الفکر، بیروت)

اس وقت سورۂ احزاب کی یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی:

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَاۗءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَبَنٰتِ عَمِّكَ وَبَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَبَنٰتِ خَالِكَ وَبَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۡ وَامْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۤ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝۵۰

ترجمہ: اے نبی! جن کا مہر تم نے ادا کردیا ہو وہ تمھاری بیویاں (چار سے زائد) ہم نے (خاص) تمھارے لیے حلال کردی ہیں اور جو غنیمت کا مال اللہ تعالیٰ نے تم کو دیا اس میں سے جو باندیاں تمھاری مالکی میں آگئیں وہ بھی (تمھارے لیے حلال ہیں) اور تمھارے چچا کی بیٹیاں اور تمھاری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تمھارے ماموں کی بیٹیاں اور تمھاری خالاؤں کی بیٹیاں بھی (حلال ہیں) جنھوں نے تمھارے ساتھ ہجرت کی ہیں، اور ایمان والی عورت کو جو بغیر مہر کے اپنی ذات نبی (کے ساتھ نکاح کرنے) کے لیے (ہدیے کے طور پر) پیش کردیویں، شرط یہ ہے کہ نبی اس کے ساتھ نکاح کرنے کا ارادہ کریں (وہ بھی حلال ہے) یہ تمام احکام تمھارے (یعنی نبی کے) لیے خاص ہیں، دوسرے ایمان والوں کے لیے نہیں، پکی بات یہ کہ ان (عام مسلمانوں) پر جو احکام ہم نے ان کی بیویوں اور ان کی باندیوں کے بارے میں مقرر کیے ہیں وہ ہم کو معلوم ہیں (نبی کے لیے بعض احکام اس لیے خاص کیے) تا کہ تم پر کوئی تنگی نہ رہے اور اللہ تعالیٰ تو

بہت معاف کرنے والے، سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی خوش نصیبی

بہر حال! اِس نکاح پر حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے رضا مندی کا اظہار کرتے ہوئے اپنے بہنوئی: حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ- جو ان کی سگی بڑی بہن: لبابہ کبریٰ کے شوہر تھے، نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا بھی تھے- کو اپنا وکیل مقرر کیا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کرا دیا۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک ایسی خوش نصیب بیوی تھی جن کا نکاح احرام کی حالت میں ہوا تھا۔ (از: گلدستۂ اہلِ بیت)

یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری نکاح تھا، ان کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی عورت سے نکاح نہیں فرمایا۔

حویطب کی گستاخی

صلح نامے کے موافق جب تین دن پورے ہو گئے اور چوتھے دن کی صبح ہوئی، جس دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ مکرمہ چھوڑنا تھا تو صبح صبح ہی مشرکینِ مکہ کی طرف سے دو قاصد: ''سہیل بن عمرو'' اور حویطب بن عبد العزیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انصار کے مجمع میں بیٹھے ہوئے تھے اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بات چیت فرما رہے تھے۔ حویطب نے شور مچاتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا:

اِنْقَضٰی اَجَلُكَ فَاخْرُجْ عَنَّا. (الاصابة فی تمییز الصحابة ج:۸، ص:۳۲۲)

ترجمہ: تین دن کی مدت پوری ہو چکی ہے، اب تم یہاں سے نکل جاؤ!

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا منہ توڑ جواب

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے جب اُس کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اِس طرح گستاخانہ انداز میں بات کرتے ہوتے دیکھا تو اُس سے کہا:

یہ مکہ نہ تو تیری ماں کی ملکیت ہے اور نہ تیرے باپ کی! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِس طرح نہیں جائیں گے۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سہیل اور حویطب کو بلا کر کہا: میں نے یہاں ایک خاتون سے نکاح کیا ہے، اگر تم لوگ مجھے کچھ مزید مہلت دو تو میں اس سے رخصتی کرلوں، پھر میں ولیمہ کروں گا، تمھیں بھی اس میں شرکت کی دعوت ہے۔

انھوں نے بڑی بے رخی سے جواب دیا اور کہا:

لَاحَاجَةَ لَنَا فِي طَعَامِكَ فَاخْرُجْ عَنَّا.(الاصابة فی تخییر الصحابة ج:۸،ص:۳۲۲)

ترجمہ: ہمیں تمھارے کھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، بس! تم یہاں سے چلے جاؤ!

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی

بہر حال! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاہدے کا لحاظ کرتے ہوئے اپنے غلام: ’’ابو رافع‘‘ کو حکم دیا کہ جاؤ! صحابہ میں واپسی کا اعلان کردو!

انھوں نے جا کر اعلان کیا اور واپسی کا سفر شروع ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ واپس مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوگئے؛ البتہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے غلام: ’’ابو رافع‘‘ کو وہیں مکہ مکرمہ میں ہی چھوڑ دیا تھا؛ تا کہ وہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو اپنے

ساتھ لے آئیں۔

جب اِس مبارک قافلے نے مکہ مکرمہ سے دس میل دور ”مقامِ سرف“ پر جا کر پڑاؤ ڈالا، تو پیچھے سے حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بھی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لے کر وہاں پہنچ گئے؛ چناں چہ سفر کے دوران وہیں ”سرف“ میں ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رخصتی فرمائی اور پھر مدینہ منورہ کی طرف سفر شروع فرمایا، بالآخر حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین کی حیثیت سے بخیر و عافیت مدینہ طیبہ پہنچ گئیں۔ (از: گلدستۂ اہلِ بیت)

”سرِف“ میں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کا شرف

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں تاریخ کا یہ عجیب اتفاق ہے کہ ۷ھ میں مکہ مکرمہ جاتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان کے ساتھ مقامِ ”سرف“ میں نکاح ہوا اور ان کی رخصتی بھی عمرے سے مدینہ واپس لوٹتے وقت اسی مقامِ سرف میں ہوئی۔

نیز جب سن ۵۴ھ میں ان کا انتقال ہوا اس وقت بھی وہ اِسی جگہ مقیم تھی، یہ جگہ پہلے مکۂ مکرمہ سے کچھ باہر تھی، اب تو یہ بھی مکہ میں شامل ہوگئی ہے۔

اشاعتِ علم

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے مدینہ طیبہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیض حاصل کرنا شروع کر دیا تھا، اس وجہ سے بعد میں آپ رضی اللہ عنہا کے علم سے کئی حضرات نے استفادہ کیا؛ یہاں تک کہ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن شداد، حضرت یزید بن اصم، حضرت عطا بن یسار رضی اللہ عنہم جیسے بڑے بڑے حضرات کا شمار آپ رضی اللہ عنہا کے شاگردوں میں ہوتا ہے۔ (از: گلدستۂ اہلِ بیت)

سنت کی خلاف ورزی کی وجہ سے ابن عباس کو تنبیہ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی باندی ''ندبہ'' کہتی ہیں کہ: مجھے ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھانجے: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی کے پاس کسی کام سے بھیجا۔

میں نے وہاں جا کر دیکھا کہ ان دونوں میاں بیوی کا بستر الگ الگ لگا ہوا ہے، میں یہ سمجھی کہ شاید باہمی کسی رنجش کی بنا پر ایسا کر رکھا ہے، خیر! میں نے پھر ان کی بیوی سے اس بارے میں پوچھ ہی لیا، وہ کہنے لگیں: نہیں! ایسی کوئی بات نہیں ہے، دراصل بات یہ ہے کہ میرے ماہواری کے دن ہیں، جب میرے یہ ایام آتے ہیں، تو وہ میرے بستر کے قریب نہیں آتے ہیں، میں نے واپس آ کر حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو یہ سارا حال سنایا۔

چناں چہ آپ رضی اللہ عنہا نے مجھے واپس حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس یہ پیغام دے کر بھیج دیا کہ: تم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے کیوں اعراض کرتے ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ان ایام میں اپنی بیوی کے ساتھ سوتے تھے، اس طرح کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور آپ کی بیوی کے درمیان صرف ایک کپڑا حائل ہوتا تھا جو بیوی (کی ناف سے لے کر اس) کے گھٹنوں سے ذرا نیچے تک ہوتا تھا۔ (از: گلدستۂ اہلِ بیت)

فضائل واعزاز

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی شان بیان کرتے ہوئے ایک مرتبہ فرمایا تھا:

غور سے سنو! وہ ہم میں سب سے زیادہ اللہ عزوجل سے ڈرنے والی اور سب سے زیادہ رشتے داروں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے والی تھیں۔

نیز حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کو نسب کے اعتبار سے یہ شرف حاصل تھا کہ آپ ام المومنین: ''حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا'' کی ماں ماشریک بہن، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا: ''حضرت عباس رضی اللہ عنہ'' اور چچازاد بھائی: ''حضرت جعفر رضی اللہ عنہ'' کی سالی، نیز حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت خالد بن ولید کی رضی اللہ عنہ سگی خالہ تھیں۔ (از: گلدستۂ اہلِ بیت)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی بیماری

امام ابن شیبہ رحمہ اللہ اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے آپ کے بھتیجے یزید بن اصم سے ایک روایت نقل کی ہے: جب حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ میں شدید بیمار ہوگئیں تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

أَخْرِجُوْنِي مِنْ مَكَّةَ فَإِنِّي لَا أَمُوْتُ بِهَا، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَخْبَرَنِي أَنْ لَّا أَمُوْتَ بِمَكَّةَ. (الخصائص الکبریٰ، ج:۲ص:۴۲۸)

ترجمہ: مجھے مکہ سے باہر لے جاؤ، یہاں مجھے موت نہیں آئے گی، کیوں کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا تھا کہ میرا وصال مکہ میں نہیں ہوگا۔

چناں چہ اس کے بعد آپ کو ''سرف'' میں لے جایا گیا، جہاں آپ رضی اللہ عنہ کا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح ہوا تھا۔

اسی جگہ ان کا انتقال ہوا، ان کے جنازے کی نماز ان ہی کے بھانجے: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے پڑھائی اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، یزید بن اصم اور حضرت عبداللہ بن شداد نے آپ کو قبر میں اتارا۔

جنازے کو زیادہ حرکت نہ دی جاوے

جب جنازہ اٹھایا گیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی ہیں، جنازے کو زیادہ حرکت نہ دو، باادب اور آہستہ لے کر چلو!

فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: هٰذِهِ زَوْجَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا رَفَعْتُمْ نَعْشَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوْهَا، وَلَا تُزَلْزِلُوْهَا، وَارْفُقُوا. (البخاری، کتاب النکاح، باب کثرة النساء، رقم الحدیث:۵۰۶۷)

جب آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ حرمین شریفین کی زیارت نصیب فرماوے اور وہاں جانے کی سعادت ملے تو یہ جگہ مکۂ مکرمہ سے تقریباً ۱۰، ۱۵ منٹ کے فاصلے ہی پر ہے، اس جگہ دو شاہ راہ (Highway) کے درمیان ایک چھوٹی سی جگہ بنی ہوئی ہے، اسی جگہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی قبر مبارک بنی ہوئی ہے۔

یاد رہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواجِ مطہرات کی قبریں مدینہ منورہ میں ہیں، صرف دو زوجہ: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی مبارک قبریں مکۃ المکرمہ میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو نور سے منور فرماوے، نیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان پاک بیویوں سے ہمیں سچی، پکی محبت نصیب فرماوے اور آخرت میں ان کے ساتھ ہمارا حشر فرماوے، آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین